

49007-اعتکاف کا بنیادی حدف، اور مسلمانوں نے یہ سنت کیوں ترک کر دی؟

سوال

مسلمانوں نے اعتکاف کرنا کیوں ترک کر دیا ہے حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟
اور اعتکاف کا بنیادی حدف کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اعتکاف نبی کریم صلی اللہ وسلم کی سنن مؤکدہ میں سے ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی ہمیشگی کی ہے۔

آپ اعتکاف کی مشروعیت کے دلائل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (48999) کا جواب دیکھیں۔

یہ سنت مسلمانوں کی زندگی سے مخفی ہو چکی ہے صرف وہیں اس سنت پر عمل کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہے، اس سنت کے متعلق بھی مسلمانوں کی حالت وہی ہے جو دوسری سنتوں کے ساتھ ہے جنہیں وہ کر چکے ہیں یا پھر قریب ہے کہ انہیں ختم کر دیں۔

اس کے کئی ایک اسباب ہیں ان میں چند ایک یہ ہیں :

1- بہت سے لوگوں میں ایمانی کمزوری۔

2- دنیا کی لذت اور شہوات میں بہت زیادہ دھیان، جس نے ان میں ان لذتوں اور شہوات سے دور رہنے کی قدرت ہی ختم کر ڈالی ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی دور نہیں ہو سکتے۔

3- بہت سے لوگوں کے نفسوں میں جنت کی احمیت کا ہلکا ہوجانا، اور ان کا راحت و آرام کی جانب میلان جس کی بنا پر وہ اعتکاف کی مشقت برداشت ہی نہیں کر سکتے اگرچہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔

جس نے بھی جنت اور اس کی نعمتوں کی قدر و منزلت اور عظمت کو پہچان لیا وہ اسے حاصل کرنے کے لیے قیمتی سے قیمتی چیز بھی خرچ کر دیتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(خبردار اللہ تعالیٰ کا مال بڑا قیمتی ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا مال جنت ہے) اسے ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی (2450) میں صحیح قرار دیا ہے۔

4- بہت سے لوگوں کا صرف زبانی کلامی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار اور عملی طور پر محبت کا نہ پایا جانا، یہ محبت سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تطبیق کا نام جس میں اعتکاف بھی شامل ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿یقیناً تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن توقع رکھتا ہے، اور بھڑت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے﴾ الاحزاب (21)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی و اقتداء کی اصل اصیل اور دلیل ہے۔ اھ

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (756/3)

بعض سلف نے تو مسلمانوں کا اعتکاف ترک کرنے پر تعجب کا اظہار کیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی کے ساتھ ہمیشہ اعتکاف کیا ہے۔

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

مسلمانوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اعتکاف ترک کر دیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے اعتکاف نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کی قبض کر لی۔

دوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخر تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف باقاعدگی سے ہمیشہ کیا، اور یہ چند ایام ایک ترتیبی دورہ کی طرح ہیں، انسان کی زندگی میں اعتکاف کی راتوں اور دنوں کے بہت سے لمبائی اور فوری نتائج مرتب ہوتے ہیں، اور انسان کی زندگی پر دوسرے رمضان المبارک تک کے لیے اس کا لمبائی اثر بھی ہوتا ہے۔

مسلمانوں آج اس سنت کو زندہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اسے اس طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنایا تھا۔

لوگوں کی غفلت اور امت میں فساد پانہونے کے باوجود اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی خوش نصیبی اور بہت بڑی کامیابی ہے۔

سوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا بنیادی اور اساسی ہدف لیلة القدر کی تلاش اور اس کا حصول تھا :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا ترک کی خیمہ میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لٹائی ہوئی تھی، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی خیمہ کے ایک کنارے کی طرف کر کے اپنا سر نکالا اور لوگوں سے بات کی تو لوگ آپ کے قریب ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے یہ رات تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا بھی اعتکاف کیا پھر میرے پاس آنے والا آیا اور مجھے یہ کہا گیا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے، تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1167)

اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں :

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اساسی و بنیادی ہدف لیلیۃ القدر کا حصول اور اس رات کے قیام کی استعداد پیدا کرنا اور وہ رات عبادت کر کے بسر کرنا تھا، اس لیے کہ اس رات کو بہت عظیم فضیلت حاصل ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِئَاتٌ مِّنْ نُّجُومٍ﴾ (القدر: 3)

2- اس رات کا علم ہونے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی تلاش میں کوشش و جستجو کرنا، اسی لیے پہلے عشرہ کے اعتکاف سے ابتدا کی اور پھر درمیانے عشرہ کا اعتکاف کیا اور جب یہ علم ہوا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے تو پھر مہینہ کے آخر تک اعتکاف جاری رکھا، یہ سب کچھ لیلیۃ القدر کی تلاش اور جستجو کی چوٹی ہے۔

3- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرنا، کیونکہ انہوں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ مہینہ کے آخر تک اعتکاف کی حالت میں ہی رہے، اور یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی میں ان کی شدید حرص کی بنا پر تھا۔

4- نبی کریم صلی اللہ کی اپنے صحابہ کرام پر شفقت اور رحمت، اعتکاف کی مشقت کو مد نظر رکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ اعتکاف جاری رکھنے یا اعتکاف ختم کرنے کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا: (تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے)۔

اعتکاف کے اور بھی کئی ایک مقاصد ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں :

1- جتنا بھی ممکن ہو سکے لوگوں سے منقطع اور علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے، حتیٰ کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور انس پیدا ہو جائے۔

2- اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکمل تعلق پیدا کر کے دل کی اصلاح۔

3- عبادات یعنی نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اذکار اور دعاء کے لیے مکمل طور پر انقطاع۔

4- روزے پر اثر انداز ہونے والی ہر چیز یعنی نفسانی شہوات وغیرہ سے روزہ کو محفوظ رکھنا۔

5- دنیاوی مباح امور میں کمی اور طاقت و قدرت ہونے کے باوجود ان سے زہد اختیار کرنا۔

دیکھیں: کتاب الاعتکاف نظریۃ تربویۃ تالیف ڈاکٹر عبد اللطیف بالطوبی۔

واللہ اعلم۔